محترم المقام حضرت مولانا مفتی محمد ابوالحسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدمت عالی میں تصویر کشی وغیرہ سے متعلق ضروری سوالات حاضر کررہا ہوں کرم فرماتے ہوئے ان سوالوں کا جواب فقہی حوالوں سے مزین فرماتے ہوئے عنایت فرمانے کی زحمت فرمائیں نیز یادگار سلف حضور محدث کبیر دامت برکاتہم القدسیہ کی تصدیق کرانے کے بعد روانہ کریں آپ کا عین کرم اور خاص مہربانی ہوگی۔

(۱) جو مولانا یا امام جائز سمجھتے ہوئی تصویر کھینچتا یا کھینچواتا ہو ایسے امام کی اقتداء میں نماز پڑھنا کیسا ہے؟

(۲) جو مولانا یہ کہے کہ اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے اس لئے زیادہ کریدنے کی ضرورت نہیں نماز پڑھ لینی چاہئے، کیا اختلاف کی وجہ سے تصویر کشی اور ویڈیو گرافی جائز ہو جائے گا؟

(۳) ایک مولانا جو مفتی بھی کہے جاتے ہیں انہوں نے اپنی تقریر کے دوران کہا کہ بہت سے لوگ یوٹیوب پر ویڈیو دیکھتے ہیں اور وہ لوگ تصویر بھی کھینچتے اور کھینچواتے ہیں تو اگر نعت خواں، مقرر اور مسائل شرعیہ بتانے والے کا ویڈیو بنا لیا تو اس نے کیا غلط کیا مفتی صاحب کا ایسا کہنا از روئے شرع کیسا ہے؟

(۴) زید ایسے امام کے پیچھے نماز پنج وقتہ نہیں ادا کرتا مگر نماز جمعہ کے لئے مجبوراً اقتداء کرنا پڑتا ہے ایسی صورت میں نماز جمعہ کے بعد زید کو نماز ظہر پڑھنی پڑے گی یا نہیں؟ بینوا توجروا

المستفتی : محمد جاوید اختر رضوی

مقام وپوسٹ۔ یوچرا، ضلع لاتیہار، جھارکھنڈ

۲۸ ربیع الغوث ۱۴۴۵ھ

مطابق ۱۳ نومبر ۲۰۲۳ء یوم وہابیت کش دوشنبہ مبارکہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب (۱) بلا ضرورت شرعیہ ملجئہ ہر جاندار کی تصویر کھینچنا کھینچوانا حرام اشد حرام ہے قرآن واحادیث مبارکہ میں انہیں سخت وعید وعذاب کا مستحق قرار دیا گیا ہے چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے اِنَّ الَّذِینَ یُؤْذُونَ اللّٰہَ وَرَسُولَہٗ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَہُمْ عَذَابًا مُّہِیْنًا۔

یعنی اللہ ورسول کو ایذا دینے والوں پر اللہ کی لعنت ہے اور اللہ تعالیٰ نے تیار کر رکھا ہے ان کے لئے دنیا وآخرت میں رسوائی کا عذاب (سورۂ احزاب ۵۷) الزواجر عن اقتراف الکبائر میں ہے :قال عکرمۃ ہم الذین یصنعون الصور۔ حضرت عکرمہ نے اس آیت کریمہ کی تفسیر میں فرمایا کہ یہ لوگ تصویر بنانے والے ہیں جو اس وعید کے مستحق ہیں (ج ۲، ص ۲۵ باب الولیمۃ الکبیرۃ الثامنۃ والستون بعد المأتین) بخاری ومسلم میں ہے :ان اشد الناس عذابا عند اللہ المصورون۔ اسی میں ہے۔ ان الذین یصنعون ہذہ الصور یعذبون یوم

القیامة یقال لهم احیوا ما خلقتم ۔(ج ۲ ، باب عذاب المصورین یوم القیامة) اس کے تحت علامہ نووی فرماتے ہیں ، :قال اصحابنا وغیرهم من العلما تصویر صورة الحیوان حرام شدید التحریم و هو من الکبائر لانه متوعد علیه بهذا الوعید الشدید المذکور فی الاحادیث و سواء صنعه بما یمتهن او بغیره فصنعته حرام بکل حال لان فیه مضاهاة لخلق اللّٰه تعالیٰ و سواء ما کان فی ثوب او بساط او درهم او دینار او فلس او اناء او حائط او غیرها و اما تصویر صورة الشجر و رحال الابل و غیر ذالک ممالیس فیه صورة حیوان فلیس بحرام هذا حکم نفس التصویر ۔(ج ۲ ، علی هامش مسلم، ص ۱۹۹) شامی میں ہے :و ظاهر کلام النووی فی شرح مسلم الاجماع علی تحریم تصویر الحیوان . . . فعل التصویر غیر جائز مطلقا لانه مضاهاة لخلق اللّٰه تعالیٰ (ج ۲، ص ۴۱۶) فتاویٰ رضویہ میں ہے : کسی جاندار کی تصویر بنانا بغیر کسی قید اور شرط کے حرام ہے خواہ سایہ دار ہو یا بے سایہ خواہ ہاتھ کی بنی ہوئی ہو یا محض عکس ہو ۔لہٰذا تصویر کی تمام اقسام ممانعت میں داخل ہیں (ج ۲۴ ، ص ۵۶۲) وقار الفتاوی میں ہے : جاندار کی تصویر کھینچنا اور کھینچوانا حرام ہے کوئی عالم کھینچوائے یا غیر عالم سب کے لئے ایک ہی حکم ہے ۔ اسی میں ہے :فوٹو گرافی گناہ کبیرہ ہے میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جلسے ،جلوس اور اس جیسی دیگر دینی مجالس و محافل کی ویڈیو فلمیں بنانا بھی ناجائز ہے ۔(ج ۲ ، ص ۵۱۷) اور تصویر کو حلال سمجھنے والا گمراہ ہے ۔فتاویٰ رضویہ میں حدیث پاک کے حوالہ سے ہے کہ ایک صحابی رسول نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم سے مدینہ کے تمام بتوں اور قبروں کو برابر اور تصویروں کو مٹا کر حاضر خدمت اقدس ہوئے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :من عاد لصنعة شیء من هذا فقد کفر بما انزل علی محمد ۔ اب جو یہ سب چیزیں بنائے گا وہ کفر و انکار کریگا اس چیز کے ساتھ جو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل ہوئی (ج ۲۴ ، ص ۴۳۳) اسی میں ہے :اور بے سایہ تصویر کو جائز قرار دینا صرف بعض روافض کا مذہب ہے (ج ۲۴ ، ص ۵۶۲) فتاویٰ تاج الشریعہ میں ہے :جب حضور ازہری میاں سے سوال ہوا کہ تصویر کو حلال سمجھنا کیسا ہے اور حلال سمجھنے والے کے لئے کیا حکم ہے تو آپ نے فرمایا گمراہی ہے اور حلال سمجھنے والا گمراہ ہے (ج ۱۰ ، ص ۳۵) اور اجمل العلماء حضرت علامہ مفتی اجمل حسین علیہ الرحمہ سنبھلی جاندار کی تصویروں کی حرمت پر احادیث پیش کرنے کے بعد فرماتے ہیں احادیث میں تصویر ذی روح کی ممانعت عام ہے اب چاہے دستی ہو یا عکسی کوئی اس سے مستثنیٰ نہیں اور بے استثناء دعویٰ جواز حکم شرع سے عدول اور دین کی مخالفت ہے اور احادیث شریفہ اور کتب فقہ سے صاف انکار ہے اور مجوزین کی جرأت و دلیری اور بے دینی اور گمراہی کی بین دلیل ہے (فتاویٰ اجملیہ ج ۴ ، ص ۱۳ ، کتاب الحظر و الاباحة) مذکورہ تمام عبارتوں سے واضح ہو گیا کہ جاندار کی تصویر بنانا بنوانا ، کھینچنا کھینچوانا مطلقا ناجائز و حرام اور حلال سمجھنا گمراہی ہے لہٰذا امام مذکور کے پیچھے نماز پڑھنا ناجائز و گناہ ، پڑھی گئی نماز کا اعادہ لازم ہے ۔ وقار الفتاوی میں ہے :بخوشی فوٹو کھینچوانے والے امام کی اقتدا مکروہ تحریمی ہے اور اس کے پیچھے پڑھی جانے والی نماز واجب الاعادہ ہے (ج ۲ ، ص ۲۰۱ بزم وقار الدین کراچی) واللہ اعلم ۔

(۲) ہرگز جائز نہیں فقہائے کرام کا اس پر اجماع ہے کہ ہر جاندار کی تصویر مطلقا حرام ہے ، نفس تصویر کی حرمت میں کسی کا اختلاف نہیں البتہ عصر حاضر کے کچھ علماء اسکرین پر آنے والی صورت کو تصویر نہیں مانتے مگر اکثر اکابر علماء کی تحقیق یہ ہے کہ اسکرین پر نظر آنے والی صورت تصویر ہی ہے اس پر تصویر ہی کا حکم ہے کہ کبھی کبھی مفاسد کو دور کرنا منافع حاصل کرنے سے بہتر ہوتا ہے ۔اشباہ میں ہے ،،اذا اجتمع الحلال و الحرام غلب الحرام ،،(ج ۱ ، ص ۳۰۱ قاعدہ ثانیہ) اس قاعدہ کے تحت حرمت کو غلبہ حاصل ہے لہٰذا وہ تصویر بھی حرام ہے ۔ واللہ اعلم

(۳) مفتیٔ موصوف کا ایسا کہنا شرعاً ناجائز و گناہ اور حرام کاری کا راستہ ہموار کرنا ہے اور لوگوں کے ابتلائے حرام سے حرام حلال نہیں ہو جاتا اور تصویر کو حلال سمجھنا گمرہی ہے کیونکہ اس میں تخلیق الٰہی سے مشابہت ہوتی ہے علامہ نووی فرماتے ہیں : ھی فیمن قصد المعنی الذی فی الحدیث من مضاھاۃ خلق اللہ تعالیٰ و اعتقد ذلک فھذا کافر لہ من اشد العذاب ما للکفار و یزید عذاب بزیادۃ قبیح کفرہ۔ (علی ھامش مسلم، ۲ ص ۲۰۲) اگرچہ اسکرین پر نظر آنے والی تصویر میں اختلاف ہے لیکن درء المفاسد اھم من جلب المصالح اور و اذا اجتمع الحلال و الحرام غلب الحرام کے تحت حرمت کو ترجیح دی گئی ہے لہٰذا مفتیٔ موصوف کو توبہ کرنی چاہئے اور آئندہ ایسے الفاظ سے اجتناب کرنا چاہئے۔ واللہ اعلم

(۴) ایسے گمراہ امام کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے کہ گناہ ہے۔ ہاں اگر اس شہر میں کوئی اور سنی صحیح العقیدہ امام میسر نہ ہو تو بوجہِ مجبوری جمعہ و عیدین اسی امام کے پیچھے پڑھ لئے جائیں۔ سرکار اعلیٰ حضرت قدس سرہ تصریح فرماتے ہیں، مگر جہاں جمعہ و عیدین ایک ہی جگہ ہوتے ہوں اور ان کا امام بدعتی یا فاسق معلن ہے اور دوسرا امام نہ مل سکتا ہو وہاں ان کے پیچھے جمعہ و عیدین پڑھ لئے جائیں (فتاوی رضویہ مترجم جلد ۶ صفحہ ۶۲۵ کتاب الامامۃ) آج کے زمانے میں فتنہ بہت بڑھ گیا ہے لہٰذا گمراہ امام کی اقتدا سے احتراز ہی بہتر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ: محمد ابو الحسن قادری غفرلہ

۱۳ / جمادی الاولیٰ ۱۴۴۵ھ مطابق ۲۸ / نومبر ۲۰۲۳ء

جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی، مئو (یوپی)

الجواب صحیح، واللہ اعلم : فقیر ضیاء المصطفیٰ قادری غفرلہ

۲۱ / جمادی الاولیٰ ۱۴۴۵ھ

الجواب صحیح [illegible]